43274 ـ ايك شخص نے سمجھا كہ تعجيل منى سے نكل جانا ہے چاہے كنكرياں نہ بھى مارىں ہوں !

سوال

ہم نے حج ميں تعجيل (يعنى منى سے دو يوم بعد نكلنا) كى اور مغرب سے قبل منى سے نكل گئے تا كہ ہميں تيسرے يوم كے ليے دير نہ ہو جائے، اور مغرب كے بعد ہم دوبارہ منى ميں گئے اور كنكرياں مارىں، تو كيا ہمارا يہ عمل جائز ہے؟
اور كيا جلدى كرنے والے شخص كے ليے دوسرے دن كے غروب شمس سے قبل رمى كرنا شرط ہے، يا رمى كا اس سے كوئى تعلق نہيں، صرف اتنا ہے كہ غروب شمس سے قبل ہى منى سے نكلا جائے؟ اور اگر ہم نے غلطى كى تو ہم پر كيا لازم آتا ہے ؟

پسنديدہ جواب

الحمد لله.

تعجيل كا يہ معنى صحيح نہيں، بلكہ تعجيل يہ ہے كہ ايام تشريق كے دوسرے رمى جمرات كر كے غروب شمس سے قبل منى سے نكل جائے، بغير رمى كيے غروب شمس سے قبل منى سے نكلنے كا نام تعجيل نہيں، اور خاص كر جب وہ جمرات كو كنكرياں مارنے كے ليے غروب شمس سے كے بعد منى واپس گيا ہو.

مستقل فتوى كميٹى كے علماء كرام كا كہنا ہے:

جب بارہ ذوالحجہ كو حاجى زوال كے بعد جمرات كنكرياں مار كر غروب شمس سے قبل مكہ وغيرہ چلا جائے تو اس پر تيرہ ذوالحجہ كى كنكرياں مارنا لازم نہيں، اور نہ ہى اس كے حق ميں ايسا كرنا مشروع ہے.

ديكھيں: فتاوى اللجنة الدائمة للبحوث العليمة والافتاء (11 / 274).

فرمان بارى تعالى ہے:

اور اللہ تعالى كى ياد ان گنتى كے چند دنوں (ايام تشريق) ميں كرو، دو دن كى جلدى كرنے والے پر بھى كوئى گناہ نہيں، اور جو پيچھے رہ جائے اس پر بھى كوئى گناہ نہيں، يہ پرہيزگار كے ليے ہے البقرة (203).

اس آيت كى تفسير ميں مستقل كميٹى كے علماء كرام كہتے ہيں:

آیت کا معنی یہ ہے کہ: جو شخص یوم النحر کے بعد منی میں دو راتیں بسر کرنے اور گیارہ اور بارہ ذوالحجہ کو تینوں جمرات کو کنکریاں مارنے کے بعد منی سے جلد نکلنا چاہتا ہو تو اس پر کوئی گناہ نہیں، اور اس پر دم واجب نہیں ہوتا، کیونکہ اس نے اپنے ذمہ واجب کو ادا کر دیا ہے.

اور جو شخص تیرہ ذوالحجہ کی رات کی منی میں بسر کرے اور تیرہ ذوالحجہ کے دن تینوں جمرات کی رمی کرے تو اس پر بھی کوئی گناہ نہیں، بلکہ اس کا منی میں یہ رات بسر کرنا اور دن کو جمرات کی رمی کرنا افضل اور زیادہ اجروثواب کا باعث ہے، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کیا تھا"

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (11 / 267).

شیخ فوزان حفظہ اللہ تعالی کا کہنا ہے:

حج کے ایام میں منی کے اندر قیام کی کم از کم مدت گیارہ اور بارہ ذوالحجہ - یعنی عید کے بعد دو دن - ہیں، اور تعجیل یہی ہے، اور اکمل اور زیادہ اجروثواب اس میں ہے کہ تیرہ ذوالحجہ بھی وہیں رہیں، اور اسے تاخیر کہتے ہیں.

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

اور جو کوئی دو دنوں میں جلدی کرے اس پر بھی کوئی گناہ نہیں، اور جو تاخیر کرے اس پر بھی کوئی گناہ نہیں، یہ پرہیز گاروں کے لیے ہے البقرۃ (203).

تو تعجیل کا معنی یہ ہوا کہ:

بارہ ذوالحجہ کو زوال کے بعد رمی کر کے غروب آفتاب سے قبل منی سے نکل جانے کو تعجیل کہتے ہیں، اور اگر اسے منی میں ہی غروب شمس ہو گیا اور وہ منی سے نہ نکل سکا تو اسے تیرہ تاریخ کی رات منی میں ہی بسر کر کے صبح ظہر کے بعد تیرہ تاریخ کی رمی بھی کرنا ہو گی.

واللہ اعلم.

فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء فتوی نمبر (16386).

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی سے دریافت کیا گیا:

ایك حاجی کا خیال تھا کہ بارہ تاریخ کی رمی نہ کرنی تجیل ہے اور اس نے جہالت کی بنا پر منی میں رات نہ بسر کی اور طواف وداع بھی نہ کیا ایسے شخص کا حکم کیا ہے؟

شیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا:

آپ کا حج صحیح ہے، کیونکہ آپ نے حج کے ارکان میں سے کوئی رکن ترک نہیں کیا، بلکہ تین واجب ترک کیے ہیں:

پہلا واجب: منى میں رات بسر کرنا تھا.

دوسرا واجب: بارہ تاریخ کی کنکریاں مارنا.

تیسرا واجب: طواف وداع.

یہ تینوں واجب ترک کیے گئے ہیں، اور اہل علم کے ہاں یہ اصول ہے کہ اگر انسان حج میں واجب ترک کرے تو اس پر دم لازم آتا ہے، جو مکہ میں ذبح کر کے وہاں کے فقراء میں تقسیم کیا جائیگا.

لیکن منى میں ایک رات بسر نہ کرنے سے دم واجب نہیں ہوتا، تو اس مناسبت سے میں اپنے حاجی بھائیوں کو سائل کی اس غلطی پر متنبہ کرنا چاہتا ہوں، کیونکہ بہت سے لوگ اللہ تعالی کے فرمان:

اور جو کوئی دو دنوں میں جلدی کرے.

سے یہ سمجھتے اور اس کا مفہوم یہ لیتے ہیں کہ گیارہ تاریخ کو منى سے نکل جائیں، اور وہ دو دن عید اور گیارہ تاریخ کا دن شمار کرتے ہیں، حالانکہ معاملہ ایسا نہیں بلکہ یہ فہم اور سمجھنے کی غلطی ہے، کیونکہ اللہ تعالی کا فرمان ہے:

اور اللہ تعالی کا معدود اور چند ایام میں ذکر کرو، اور جو کوئی دو دنوں میں جلدی کرے.

اور یہاں ایام معدودات سے ایام تشریق مراد ہیں، اور ایام تشریق کا پہلا دن گیارہ تاریخ ہے، تو اس طرح اللہ تعالی کا فرمان:

اور جو کوئی دو دنوں میں جلدی کرے.

یعنی ایام تشریق میں اور وہ بارہ تاریخ ہے، اس لیے انسان کو اس مسئلہ میں اپنا مفہوم صحیح کرنا چاہیے تا کہ وہ غلطی نہ کرے.

دیکھیں: فتاوی الحج سوال نمبر (40).

واللہ اعلم .